السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل بھی اسلام موجود تھا؟ جس قرآنی آیت میں ابراہیم علیہ السلام کے مسلم ہونے کی خبر دی گئی ہے، اس میں اسلام سے مراد کیا یہی دین اسلام ہے، جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام کا مفہوم ہے اپنی ذات اور اپنے دل کو اللہ کے آگے جھکانا اور اس کا مکمل مطیع وفرماں بردار ہونا۔ یعنی اللہ کی توحید کا اقرار کرنا، اس کی عبادت کرنا اور اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا اور یہ وہ طریقہ زندگی ہے جسے لے کر انبیاء علیہ السلام ورسل آئے۔ تمام نبیوں اور رسولوں نے اسی طریقہ زندگی کی طرف لوگوں کو دعوت دی۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ تمام انبیاء علیہ السلام ورسل کا مذہب دین اسلام ہی تھا۔ کیوں کہ حقیقتاً جو دین اللہ کے نزدیک ازل سے محبوب ہے اور مطلوب ہے وہ دین اسلام ہی ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

إِنَّ الدّينَ عِندَ اللَّهِ الإِسلـٰمُ   ١٩ ... سورة آل عمران

''اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے''

دوسری آیت میں ہے:

وَمَن يَبتَغِ غَيرَ الإِسلـٰمِ دينًا فَلَن يُقبَلَ مِنهُ ... ٨٥ ... سورة آل عمران

''اسلام کے سوا جو شخص کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہے اس کا وہ طریقہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا''

یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاء علیہ السلام ورسل نے اسی دین اسلام کی طرف دعوت دی، نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب کیا اور فرمایا:

وَأُمِرتُ أَن أَكونَ مِنَ المُسلِمينَ ٧٢ ... سورة يونس

''اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خود مسلم بن کر رہوں''

ابراہیم علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا:

إِذ قالَ لَهُ رَبُّهُ أَسلِم قالَ أَسلَمتُ لِرَبِّ العـٰلَمينَ ١٣١ ... سورة البقرة

''اس کا یہ حال تھا کہ جب اس کے رب نے کہا مسلم ہو جا تو اس نے فوراً کہا میں مالک کائنات کا مسلم ہو گیا''

سلیمان نے ملکہ سبا بلقیس کے پاس بھی اسی اسلام کا پیغام بھیجا تھا:

أَلّا تَعلوا عَلَىَّ وَأتونى مُسلِمينَ ٣١ ... سورة النمل

''میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو اور مسلم ہو کر میرے پاس حاضر ہو جاؤ''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی دین اسلام کی دعوت دی۔ اسی طریقہ زندگی کی طرف لوگوں کو بلایا۔ یہ الگ بات ہے کہ خاتم الانبیاء علیہ السلام ہونے کی حیثیت سے ان کا لایا ہوا دین ایک مکمل دین ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نیا دین لے کر نہیں آئے تھے۔ انہوں نے بھی اسی دین کی دعوت دی، جس کی دعوت تمام انبیاء علیہ السلام ورسل نے دی تھی۔ البتہ خاتم الانبیاء علیہ السلام ہونے کی حیثیت سے ان کے فرائض میں یہ بھی شامل تھا کہ پچھلی شریعتوں میں جو بھی کمی رہ گئی تھی، اسے دور کرکے دین کو مکمل کردیں۔ لوگوں نے جو تحریفات کردی تھیں ان کی تصحیح کریں اور ایک مخصوص انسانی طبقے کے بجائے تمام عالم کو اس دین کی دعوت دیں۔ یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ پچھلی شریعتوں اور شریعت محمدیہ کے مابین بعض فروعی مسائل میں واضح فرق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پچھلی شریعتیں اپنے وقت اور حالات وضروریات کے مطابق تھیں جب کہ شریعت محمدیہ رہتی دنیا تک کے

حالات وضروریات کے عین مطابق ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

عقائد، جلد:1، صفحہ:103

محدث فتویٰ